بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

خطبہ نمبر

تار کا پتہ: "ڈیلی الفضل"

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

یوم: دوشنبہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۴۲ | یکم فتح ۱۳۳۱ھش ★ یکم دسمبر سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۱۴

۱۹۹

متروکہ جائدادوں کی نیم مستقل الاٹمنٹ کے منصوبہ کا ایک ہفتہ کے اندر اندر اعلان کردیا جائے گا

کراچی ۳۰ نومبر۔ متروکہ جائدادوں کو نیم مستقل طور پر الاٹ کرنے کے متعلق مرکزی حکومت نے جو منصوبہ بنایا ہے اسے اب قطعی شکل دی جارہی ہے۔ اور ایک ہفتہ کے اندر اندر اسے شائع کردیا جائے گا۔ اس امر کا انکشاف وزیر مہاجرین و آبادکاری سردار امیر اعظم خاں نے آج کراچی میں کیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز پاکستان کے بڑے بڑے شہروں کے درمیان ہوائی سروس کے علاوہ ڈھاکہ اور کلکتہ اور ڈھاکہ اور رنگون کے درمیان بھی سروسیں چلاتے جانے پر غور کررہی ہے۔ انہوں نے کہا اورینٹ ایرویز کو انٹرنیشنل ایرلائنز میں مدغم کرنے کی غرض سے ایک آرڈیننس تیار کیا جارہا ہے۔ جسے کابینہ میں پیش کردیا گیا ہے۔

پنجاب اسمبلی نے ایک یونٹ کی حمایت میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کرلی

اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے بعد صحیح ملی روح پیدا ہوگی جو قوم کی ترقی اور خوشحالی کی ضامن ہے

لاہور ۳۰ نومبر۔ وزیر اعظم پاکستان نے مغربی پاکستان کو ایک انتظامیہ یونٹ بنانے کی جس تجویز کا اعلان کیا ہے۔ پنجاب اسمبلی نے آج اتفاق رائے سے اسے منظور کردیا۔ ایوان کے لیڈر وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے اس سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کی۔۔ سب ممبروں نے جن میں مخالف پارٹی کے ارکان بھی شامل ہیں۔ اس قرارداد کی حمایت کی۔ البتہ قرارداد کے الفاظ میں مخالف پارٹی نے کچھ ترمیمیں پیش کیں۔ ایوان نے ان میں سے کچھ کو منظور کرلیا۔ ملک فیروز خان نون نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ حصول آزادی کے بعد مغربی پاکستان کا ایک انتظامی یونٹ بنا دینا سب سے بڑا واقعہ ہوگا۔ تمام صوبوں میں اس منصوبے کا خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ اور اس منصوبے سے پاکستان کی اقتصادی حالت رفتہ رفتہ سدھر جائے گی۔ قرارداد میں اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ یہ ایوان ایک یونٹ کے منصوبے کا پرجوش خیر مقدم کرتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اسے یقین واثق ہے کہ اگر ادغام کی اس تجویز کو فوری طور پر عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو اس سے نہ صرف نسلی قبائلی صوبائی اور مقامی مفاد پرستی کے بھیانک عفریت کا سر کچلا جاسکے گا۔ بلکہ اس سے وہ صحیح ملی روح پیدا ہوگی۔ جو ہماری قوم کی آئندہ ترقی اور خوشحالی کی ضامن ہے۔ قرارداد میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ اس منصوبہ سے نظم ونسق کے اخراجات میں معتد بہ کمی واقع ہوگی۔ اور غیر ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کے لئے بہت بڑی رقوم بچ رہیں گی۔ ان کو یہ امید بھی ہے کہ اس تجویز کو عملی صورت دینے کے لئے جلد اقدامات کئے جائیں گے۔ تاکہ وفاقی دستور مرتب کرنے کے لئے راہ ہموار کی جاسکے۔ اور نئے دستور کے تحت انتخابات منعقد کرائے جاسکیں۔

اس سے پہلے سوالات کے وقفہ میں وزیر صحت سید علمدار حسین شاہ گیلانی نے بتایا کہ صوبائی حکومت نے سال رواں میں سینی ٹوریم کی توسیع کے لئے گیارہ لاکھ انچاس ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے۔ محکمہ تعمیرات عامہ عمارت بنانے کا کام شروع کرچکا ہے۔ اس کے بعد اس سینی ٹوریم میں ایک سو مزید بستروں کی گنجائش ہوگی۔ اور بستروں کی موجودہ تعداد بڑھ کر ڈھائی سو ہوجائے گی۔ وزیر صحت نے بتایا کہ صوبہ کے مختلف شہروں میں تپ دق کے ہسپتال اور کلینک قائم کرنے کی تجاویز زیر غور ہیں

وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے بتایا کہ سرکاری گوداموں میں ۲ لاکھ ۹۴ ہزار ٹن گندم ذخیرہ کی جاسکتی ہے۔ حکومت نے تین لاکھ ساٹھ ہزار ٹن گندم خریدنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ جس میں سے اب تک تین لاکھ تین ہزار ٹن گندم خریدی جاچکی ہے

وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش نے ایوان کو بتایا کہ مستقل شہری آبادکاری کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔

تنازعہ کشمیر کے تصفیہ سے عالمی استحکام میں بڑی مدد ملے گی

سابق امریکی سفیر متعینہ نئی دہلی کا بیان

نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ امریکہ کے سبکدوش ہونے والے سفیر متعینہ نئی دہلی مسٹر جارج ایلن نے کہا ہے کہ کشمیر کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے جھگڑے کے تصفیہ سے عالمی استحکام میں بڑی مدد ملے گی مسٹر جارج ایلن نے جنہیں نائب وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ نئی دہلی میں اپنی الوداعی دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نہر سویز۔ ایرانی تیل۔ ہندچینی۔ کوریا۔ ٹریسٹ اور سار کے جھگڑوں کا تصفیہ بین الاقوامی امن کے لئے بہت اہم ثابت ہوا ہے۔ اگر ان جھگڑوں میں کشمیر کے مسئلہ کو بھی شامل کرلیا جائے تو ساری دنیا میں خوشی کی لہر دوڑ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بات کا حامی ہوں کہ کشمیر جیسے جھگڑے براہ راست بات چیت سے طے کئے جائیں۔ ادھر ہندوستانی پارلیمنٹ میں نائب وزیر خزانہ نے بتایا کہ مقبوضہ کشمیر کے انکم ٹیکس اور ڈاک و تار کے محکموں کو ہندوستانی محکموں میں پوری طرح مدغم کردیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ مقبوضہ کشمیر کے انکم ٹیکس سے ہندوستان کو ساڑھے بارہ لاکھ روپے سالانہ آمدنی ہوگی۔

سندھ اسمبلی میں ایک یونٹ کی قرارداد

کراچی ۳۰ نومبر۔ خیال ہے کہ سندھ اسمبلی کا جلد اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں مغربی پاکستان کے ایک یونٹ بنائے جانے کی حمایت کی جائے گی صوبہ کے وزیر مال پیر علی محمد راشدی نے ایک نشری تقریر میں کہا۔ کہ مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنائے جانے کے منصوبے کا ملک کے تمام حصوں ۲۴ میں پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے۔ خیرپور اور صوبہ سرحد کی اسمبلیاں اس کے حق میں قرارداد منظور کرچکی ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے صوبے بھی ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔

★ کراچی ۳۰ نومبر سندھ چیف کورٹ کا ڈویژن بنچ مسٹر کھورو کے تقرر کے خلاف درخواست کی سماعت کل کرے گا

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۰ نومبر حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری بدستور علیل ہیں۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۳۰ نومبر مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی۔ ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز میوہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ گو عام حالت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر بازو ابھی تک بے حس ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکانات بنانے کا عظیم الشان پروگرام

ڈھاکہ ۳۰ نومبر پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے کرنافلی پیپر ملز کے تین ہزار باقاعدہ مزدوروں کے لئے مکان بنانے کا تین سالہ پروگرام شروع کیا ہے۔ ان مکانات پر پچیس لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ موجودہ مالی سال کے آخر تک آٹھ سو مکان تیار ہوجائیں گے۔ جن میں ایک ہزار ایک سو پچاس مزدور رہائش اختیار کرسکیں گے۔

سرحد اسمبلی کا اجلاس ختم ہوگیا

پشاور ۳۰ نومبر آج پشاور میں سرحد اسمبلی کا خزاں کا اجلاس ختم ہوگیا۔ آج کے اجلاس میں گورنر سرحد کو پشاور یونیورسٹی کا چانسلر اور وزیر اعلیٰ کو پرو چانسلر بنائے جانے کا بل منظور کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے اس کے بارہ میں کہا کہ چانسلر ہمیشہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جو سیاست سے بالاتر ہو۔

★ ٹوکیو ۳۰ نومبر آج ٹوکیو میں جاپانی پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ وزیر اعظم مسٹر یوشیدا نے ایوان کو بتایا کہ ان کے یورپ اور امریکہ کے دورہ کرنے کے۔۔ ۔۔۔۔ کیا نتائج پیدا ہوئے۔ انہوں نے جاپان کی معاشی اور سیاسی زندگی کو مستحکم کرنے پر زور دیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۱۴ میکلگوڈ روڈ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے زبردست کام کی بنیاد رکھی گئی ہے

جو قوم دین کی مدد کے لئے کھڑی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد تو کرتا ہے مگر اس مدد سے پہلے اُسے قربانی کرنی پڑتی ہے

تحریک جدید (دفتر اول) کے اکیسویں اور دفتر دوم کے گیارھویں سال کے آغاز کا اعلان

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۶ نومبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ
خطبہ نویس:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کا دن ہے۔ تحریک جدید کے پہلے سال کا اعلان ۱۹۳۴ء میں ہوا تھا۔ اور اب ۱۹۵۴ء میں اس پر بیس سال گزر چکے ہیں۔ اور آج اکیسویں سال کا اعلان ہو رہا ہے۔

اکیسواں سال انسانی زندگی میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ فقہا نے بھی اس سال کو خاص اہمیت دی ہے۔ اور بہت سے دنیوی قانون بنانے والوں نے بھی اسے خاص اہمیت والا قرار دیا ہے۔ انہوں نے اسے بلوغت کی عمر قرار دیا ہے۔ گویا تحریک جدید اب بلوغت کو پہنچنے والی ہے۔ اور جہاں تک اس کے کام کا سوال ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے واقعہ میں اس کے ذریعہ

تبلیغ اسلام کی زبردست بنیاد

رکھی گئی ہے جب یہ تحریک شروع ہوئی۔ اس وقت ہمارے مبلغین کی تعداد نہایت محدود تھی۔ چند مبلغ افریقہ میں تھے۔ ایک مبلغ امریکہ میں تھا۔ اور شاید تین مبلغ انڈونیشیا میں تھے۔ باقی ممالک مبلغین سے خالی تھے۔ لیکن اب مرکز کی طرف سے بھیجے گئے مبلغین اور بیرونی ممالک کے لوکل مبلغین کو ملایا جائے۔ تو غالباً ان کی تعداد سو سے بھی بڑھ جائیگی۔ ملکوں اور شہروں کے لحاظ سے یہ ترقی اور بھی حیرت انگیز اور وسیع ہے۔ تحریک جدید سے پہلے یورپ میں صرف ایک مشن تھا۔ لیکن اب پانچ مشن قائم ہیں۔ ایک مشن سپین میں ہے۔ ایک مشن سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ ایک مشن جرمنی میں ہے۔ ایک مشن ہالینڈ میں ہے۔ اور ایک مشن انگلینڈ میں ہے اور اب ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو سویڈن میں بھی ایک مشن قائم کر دیا جائیگا ہمارے

ایک ڈچ نوجوان

جو کچھ عرصہ ہوا احمدی ہوئے تھے اس وقت سویڈن میں ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے پیش کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں کچھ عرصہ تک مرکز میں رہ کر دینی تعلیم حاصل کروں گا۔ اور اس کے بعد سویڈن میں احمدیت اور اسلام کی تبلیغ کروں گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آہستہ آہستہ یورپ کے بعض اور ممالک میں بھی مشن قائم ہو جائیں گے۔ فرانس بھی نہایت اہم ملک ہے۔ لیکن ابھی وہ خالی پڑا ہے۔ وہاں کوئی مبلغ نہیں۔ اٹلی بھی نہایت اہم ملک ہے۔ لیکن ابھی وہ بھی خالی پڑا ہے۔ وہاں بھی ہمارا کوئی مبلغ نہیں۔ یہ دونوں ممالک مغربی یورپ کے نہایت اہم ممالک ہیں۔ اور ان دونوں کے بغیر مغربی یورپ کی تبلیغ کو مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ سویڈن میں نیا مشن قائم ہو جانے کے بعد ہم سمجھیں گے کہ سکنڈے نیوین ممالک ڈنمارک سویڈن اور ناروے میں ایک حد تک تبلیغ کا کام کیا جا سکے گا۔ ان ممالک کے رہنے والے نیم جرمنی نسل سے ہیں۔ یہ بہت حد تک جرمن تہذیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یورپ کے بعض ممالک کے باشندے اٹالین نسل سے ہیں۔ مثلاً اٹلی ہے۔ سپین ہے فرانس ہے۔ بعض ممالک کے باشندے جرمنی کی ابتدائی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً سویڈن ہے ڈنمارک ہے۔ ناروے ہے ہالینڈ ہے۔ بلجیم ہے (بلجیم کا آدھا حصہ جرمنی کے زیر اثر ہے۔ اور آدھا حصہ فرانس کے زیر اثر ہے) مشرق میں جا کر سلیو (SLAV) نسلوں کا زور ہے۔ ان میں منگل بھی ہیں۔ مثلاً ہنگری ہے پولینڈ ہے فن لینڈ ہے۔ ان ممالک میں منگل قوم کا کچھ حصہ بس گیا ہے۔ پھر یوگوسلاویہ۔ بلغاریہ۔ رومانیہ اور روس سب سلیو نسل سے ہیں۔ یونان بھی درحقیقت اٹلی کے اثر کے نیچے ہے سینکڑوں سال تک اٹالین خاندان یونان پر حکمران رہے۔ قیصر جس کی اسلام سے جنگ ہوئی اٹالین نسل سے ہی تھا اس سے پہلے یونانی تہذیب الگ تھی۔ لیکن بعد میں اٹلی کے اثر کے نیچے آ گئی۔ غرض

یورپ کی تین بڑی بڑی نسلوں میں سے

دو نسلوں کی طرف ابھی ہم نے توجہ کی ہے۔ اگرچہ ان میں سے بھی ایک نسل کی طرف ہماری توجہ نامکمل سی ہے۔ اور وہ اٹالین نسل ہے۔ اٹلی بھی خالی پڑا ہے فرانس بھی خالی پڑا ہے۔ صرف سپین میں ہمارا ایک مبلغ ہے۔ جرمن نسل سے جو ممالک ہیں۔ ان میں سوئٹزرلینڈ جرمنی۔ ہالینڈ اور انگلینڈ بھی شامل ہیں۔ انگلینڈ کی نسل بھی زیادہ تر ناروے سے آئی ہے۔ جو جرمنی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ اور پھر خدائی تصرف کے ماتحت انگلستان کا موجودہ حکمران خاندان بھی جرمن نسل سے ہے۔ بلجیم کا نصف حصہ جرمنی کے زیر اثر ہے۔ اور نصف حصہ فرانسیسی نسل کے زیر اثر ہے۔

بہرحال جب تحریک جدید شروع ہوئی۔ تو یورپ میں ہمارا

صرف ایک مشن تھا

جو انگلستان میں تھا۔ لیکن تحریک جدید کے ذریعہ اب سپین ہالینڈ۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں بھی مشن قائم ہو گئے ہیں۔ ہالینڈ میں مسجد بھی تعمیر ہو رہی ہے۔ بعد میں جرمنی میں بھی مسجد تعمیر کی جائے گی۔ جرمنی میں جو نسل آباد ہے۔ وہی نسل سوئٹزرلینڈ کے ایک حصہ میں بھی آباد ہے۔ اور زیادہ تر احمدی اسی حصہ میں ہو رہے ہیں۔ سو اگر تحریک جدید کے کام کو دیکھا جائے۔ تو تبلیغ کا کام اب پہلے سے پانچ گنا بڑھ گیا ہے۔ اگر ہم تین مشن اور کھولیں۔ تو کم از کم دو تہذیبوں کے ممالک میں ہمارے مشن قائم ہو جائیں گے۔ سلیو SLAV نسل روس کے اثر کے نیچے ہے۔ اور فی الحال وہاں مشن قائم کرنا مشکل کام ہے۔

امریکہ میں ہمارا مشن تحریک جدید کے شروع ہونے سے پہلے کا ہے۔ لیکن تبلیغی کام اور وسیع ہو گیا ہے۔ پہلے صرف ایک جگہ پر مشن قائم تھا۔ اور وہ بھی نہایت محدود حالت میں تھا۔ جماعت تو کسی زمانہ میں موجودہ جماعت سے بھی کئی گنا زیادہ تھی لیکن وہ زیادہ منظم نہیں تھی۔ چندہ نہیں دیتی تھی اور اپنا بوجھ خود اٹھانے کے قابل نہیں تھی۔ اب چار جگہوں پر ہمارے مشن ہیں۔ اور ان میں پاکستانی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ پھر کئی جگہوں پر بعض مقامی لوگ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض لوگ خوب جوشیلے ہیں۔ جن کے

اخلاص اور جوش

کو دیکھ کر طبیعت خوش اور فرحت محسوس کرتی ہے۔ اس وقت تک زیادہ تر لوگ نیگروز یعنی حبشی اقوام سے احمدی ہوئے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک نیگروز اور وائٹ مین میں کوئی فرق نہیں۔ جب اس نے نیگروز بھی پیدا کئے ہیں۔ تو گویا وہ نیگروز کو بھی چاہتا ہے۔ اور وائٹ مین کو بھی چاہتا ہے۔ وہ کسی خاص رنگ سے محبت نہیں کرتا وہ چاہتا ہے کہ ہر رنگ کے انسان پائے جائیں۔ نیگروز بھی ہوں سفید رنگ کے بھی ہوں اور درمیانہ رنگ کے بھی ہوں۔ اب سفید اقوام سے بھی بعض لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ تعداد میں بہت تھوڑے ہیں۔ لیکن بہرحال معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی رَو چلائی جا رہی ہے۔ کہ کوئی تعجب نہیں۔ کہ کچھ عرصہ تک ان اقوام میں بھی احمدیت پھیل جائے۔ اب امریکن احمدیوں میں تنظیم پہلے سے زیادہ ہے۔ وہ چندہ بھی دیتے ہیں ان کی اپنی اپنی انجمنیں ہیں۔ اور وہ تبلیغ کے سکرٹری بھی ہیں۔ غرض وہ آہستہ آہستہ اپنا کام سنبھالتے جا رہے ہیں۔ وہاں لوکل اخراجات بہت زیادہ ہوتے ہیں مثلاً کرایہ بہت زیادہ ہے۔ یہاں اگر ایک اچھا مکان ۴۰ روپے ماہوار کرایہ پر مل جاتا ہے۔ تو وہاں معمولی معمولی مکانات کا کرایہ پانچ پانچ چھ چھ سو روپیہ ہے۔ اور یہ سب اخراجات وہ خود اٹھاتے ہیں۔ اور یہ ان کی بڑی بھاری قربانی ہوتی ہے۔

انڈونیشیا میں

بھی ہماری تبلیغ تحریک جدید کے شروع ہونے سے پہلے جاری تھی۔ لیکن اس وقت وہاں صرف دو تین مبلغ تھے۔ اب ایک درجن کے قریب مرکزی مبلغ وہاں کام کر رہے ہیں۔

اسی طرح پہلے وہاں جماعتی چندوں کا حساب نہیں رکھا جاتا تھا۔ لوگ چندہ دیتے تھے۔ لیکن نظام کے ماتحت نہیں دیتے تھے۔ اب تحریک جدید کے ذریعہ جماعت نظام کے ماتحت آگئی ہے۔ اور اس وقت ان کے چندے تحریک جدید اور عام چندوں کو ملا کر تین لاکھ روپیہ سالانہ کے قریب بن جاتے ہیں۔ گو ان کا روپیہ پاکستان کے روپیہ کی نسبت بہت کم قیمت کا ہوتا ہے۔ پھر وہاں باقاعدہ سالانہ کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ اب ان کی توجہ سکول کھولنے کی طرف بھی پھری ہے۔ اب یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ وہاں ایک تبلیغی مدرسہ قائم کیا جائے۔ جس میں مبلغین تیار کئے جائیں۔ ان میں سے جو مبلغین اچھے ہوں آئندہ صرف وہی یہاں آیا کریں۔ دوسرے نہ آیا کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بیدار ہے۔ اور پچھلی جنگ میں اس نے تحریک آزادی کے سلسلہ میں بہت عمدہ کام کیا ہے۔ ہمارے پاکستانی مبلغین نے بھی مقامی لوگوں کے ساتھ اس حد تک اتحاد رکھا کہ ان میں سے بعض کو کئی کئی ماہ تک قید رکھا گیا۔ اور بعض مارے گئے۔ اس لئے انڈونیشین لوگ پاکستانیوں کی طرح احمدیوں سے زیادہ تعصب نہیں رکھتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ

تحریک آزادی

کے سلسلہ میں جو کام دوسروں نے کیا۔ وہی کام انہوں نے بھی کیا ہے۔

افریقہ میں بھی تحریک جدید شروع ہونے سے پہلے ہمارا مشن قائم تھا۔ لیکن اب وہاں مبلغین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس وقت وہاں ایک کالج بھی جاری کیا جا چکا ہے۔ اور جماعت کی طرف سے مسلمانوں کا پہلا اور واحد اخبار "ٹرتھ" نکالا جا رہا ہے۔ اب گولڈ کوسٹ سے بھی ایک اخبار جاری کرنے کا ارادہ ہے۔ دو گریجوایٹ نوجوان جرنلزم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنے اپنے علاقہ میں اس کام کو سنبھال لیں گے۔ تا اس کے ذریعہ وہاں کے مسلمانوں کے اندر بھی بیداری پیدا کی جائے۔

عجیب بات ہے کہ جہاں پاکستان میں ایک احمدی اس علاقہ سے بھی جہاں ۹۰ فیصدی احمدی ہیں۔ جیت نہیں سکتا۔ کیونکہ دوسرے امیدوار اس کے مقابل پر اکٹھے ہو کر ایک کے ساتھ ہو جاتے تھے۔ وہاں مغربی افریقہ میں جہاں پاکستان کی نسبت احمدیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ بعض احمدی

مقامی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر

منتخب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ دو احمدی گولڈ کوسٹ کی کونسل پر منتخب ہو گئے ہیں۔ اور ایک احمدی نائیجیریا میں منتخب ہوا ہے۔ گویا جہاں پاکستان میں ایک احمدی بھی اسمبلی میں نہیں جا سکتا۔ وہاں مغربی افریقہ میں ایک ملک میں ایک اور دوسرے ملک میں دو احمدی دوست اسمبلی میں

چلے گئے ہیں۔ پھر یہاں یہ بات ہے کہ کوئی احمدی پہلے سے اتفاقی طور پر مسلم لیگ میں داخل ہو گیا ہو تو خیر ورنہ پوری کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کوئی احمدی مسلم لیگ میں داخل نہ ہو۔ لیکن وہاں مرکزی کمیٹی میں بھی احمدی شامل ہیں۔ اور جب گورنمنٹ کے پاس کوئی وفد بھیجا جاتا ہے۔ تو وہ اکثر کسی نہ کسی احمدی کو اپنا سپوکس مین Spokesman مقرر کرتے ہیں

اب گورنمنٹ نے تعلیمی لحاظ سے بعض علاقے مختلف انجمنوں کے سپرد کئے ہیں۔ کہ اگر تم کام کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ ایک علاقہ احمدیوں کے سپرد بھی کیا گیا ہے۔ اور وہاں چھ سکول کھولنے کے سلسلہ میں حکومت نے امداد دی ہے۔ اور یہ کہا ہے۔ کہ آئندہ بھی تعلیم کے سلسلہ میں مدد دی جایا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور وہاں جماعتی نظام مکمل ہو جائے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد اس میں اور بھی ترقی ہو جائے گی۔ کیونکہ وہاں کے مبلغین نے عقل سے کام لیا ہے۔ اور

تبلیغ کے ساتھ ساتھ

ملک کے فائدہ کو بھی مدنظر رکھا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ احمدی انگریزوں کے خوشامدی ہیں۔ اب مغربی افریقہ کے تینوں ممالک میں جہاں ہمارے مشن قائم ہیں۔ انگریزوں کی ہی حکومت ہے۔ لیکن وہاں قومی تحریک میں احمدی پیش پیش ہیں۔ بلکہ ایک ملک میں تو قومی تحریک کی مرکزی کمیٹی میں ہمارے مبلغ کو سکرٹری بنا دیا گیا ہے۔ اور ایک اجلاس میں اسے صدر مقرر کیا گیا حالانکہ وہ پنجابی ہے۔ افریقہ کا رہنے والا نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہم پر انگریزوں کے ایجنٹ ہونے کا جو الزام لگایا جاتا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے۔ اگر انہیں ان ممالک میں ہمیں ایجنٹ بنانے کی ضرورت نہیں۔ تو انہیں ہمیں یہاں ایجنٹ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں احمدی قومی تحریکوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے ملک کی خاطر بہت کام کیا ہے۔ اور ملکی تحریکوں میں لیڈر بھی بنتے ہیں۔ اور مقامی لوگوں سے انہوں نے ہر قسم کی ہمدردی کی ہے۔

ابھی حال ہی میں

عراق کے ایک اخبار

کے ایڈیٹر نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ اس میں اس نے لکھا ہے۔ کہ کسی غیر ملکی سفارت خانے کی طرف سے اسے کہا گیا۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف مضامین لکھے۔ اور یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب فلسطین کے بارہ میں امام جماعت احمدیہ کی طرف سے دو مضامین شائع ہوئے تھے۔ اس وقت میں نے کہا کہ میں یہ غداری نہیں کر سکتا۔ اس پر مجھے کہا گیا۔ کہ تمہیں پیسے نہیں ملیں گے۔ میں نے کہا تم اپنے پیسے اپنے گھر رکھو۔ میں اس کام سے بیزار ہوں۔

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہم انگریزوں کے

ایجنٹ نہیں۔ بلکہ وہ ہمیں پوری طرح کچلنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ دو مثالیں نہایت واضح ہیں کہ مغربی افریقہ کے تین ممالک میں جہاں انگریزوں کی حکومت ہے۔ احمدی تحریک آزادی میں پیش پیش ہیں۔ بلکہ ان میں ہمارے مبلغ بھی حصہ لے رہے ہیں۔ اور وہ نہایت ذمہ داری کے عہدوں پر مقرر ہیں۔ اب بھی انگریزوں نے ایک علاقہ کے بادشاہ کو تحریک آزادی کی وجہ سے باہر نکال دیا۔ تو اسے بحال کرانے کے لئے جو وفد حکومت سے ملنے کے لئے گیا اس میں بھی ایک احمدی کو شامل کیا گیا۔ غرض یہ سب واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ مخالفین کی طرف سے جو یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہم انگریزوں کے ایجنٹ ہیں بالکل غلط ہے۔ جہاں بھی ہمارے مبلغ گئے ہیں۔ وہاں انہوں نے

مقامی لوگوں کی خدمات

کی ہیں۔ اور وہ ان سے متاثر ہیں۔ مغربی افریقہ کے تین ممالک میں جن میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ ان کی ترقی اور بہبودی کے لئے احمدیوں نے بڑی کوشش کی ہے۔ پچھلے دنوں گولڈ کوسٹ کے وزیر اعظم نے جو احمدیہ مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں گیا۔ اور پھر اس نے ہمارے کالج کا معائنہ بھی کیا۔ کہا مجھے یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ احمدی ہمارے ملک کی ترقی اور بہبودی کے لئے اس قدر کوشاں ہیں۔ مجھے پہلے شبہ تھا کہ شاید ان کے کام کے متعلق مبالغہ کیا جاتا ہے۔ لیکن اپنی آنکھوں سے ان کا کام دیکھ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ہمارے ملک کی ترقی کے لئے شاندار کام کیا ہے۔

ان ممالک میں زبان اور تمدن اور ہونے کی وجہ سے مبلغین کو بہت سی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ مسلمان بہت کمزور ہیں۔ پھر عیسائیوں کو حکومت مدد دے رہی ہے۔ اس قسم کے حالات میں مسلمانوں کو آگے لے جانا بڑا مشکل ہے۔

مشرقی افریقہ میں

بھی نئے مشن قائم ہوئے ہیں۔ مجھے یقین نہیں۔ کہ تحریک جدید کے شروع ہونے کے بعد وہاں مبلغ بھیجا گیا تھا۔ یا اس کے شروع ہونے سے پہلے وہاں مشن قائم کیا جا چکا تھا۔ بہرحال اگر تھا بھی تو پہلے صرف ایک مبلغ وہاں کام کر رہا تھا۔ اور اب نو دس مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور مقامی لوگوں میں بھی احمدیت پھیل رہی ہے۔ مدارس کھولنے کی بھی تحریک ہو رہی ہے۔ جماعت کے کام کو دوسرے لوگ اچھی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔

مشرقی افریقہ کے پاس ایک جزیرہ زنجبار ہے جس میں خوارج کی حکومت ہے۔ لیکن زیادہ تر عرب آباد ہیں۔ کچھ متعصب مولوی بھی وہاں پائے جاتے ہیں۔ وہاں ریڈیو پر تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ جن میں احمدیت کی مخالفت کی جاتی تھی۔ اس پر ہمارے دوست حکومت کے ذمہ دار لوگوں کے پاس گئے۔ انہوں نے ان کے سامنے قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ ہم نے یہ

کام کیا ہے۔ یہ مولوی جو ہمارے خلاف شور مچا رہے ہیں بتائیں کہ انہوں نے گذشتہ پانچ سو سال میں اسلام کی کیا خدمت کی ہے۔ اس پر حکومت کے ان ذمہ دار لوگوں نے جماعت کی مساعی کی تعریف کی اور کہا ہم ریڈیو والوں کو ہدایت کریں گے۔ کہ وہ اس قسم کی تقاریر نشر نہ کریں۔ اچھا کام کرنے والوں کے خلاف کچھ کہنا ہمارے اصول کے خلاف ہے پھر افسروں نے پرائیویٹ طور پر اور ریڈیو پر بھی معذرت کا اظہار کیا۔

پھر

سیلون برما اور ملایا

میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے مشن کھولے گئے ہیں۔ اب کوشش کی جا رہی ہے کہ فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں بھی مشن قائم کیا جائے وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت نے حکومت کو لکھا ہے۔ کہ انہیں مبلغ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا وہ احمدیوں کو اپنا مبلغ بھیجنے کی اجازت دے۔ پھر جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں بھی بتایا تھا۔ کہ آسٹریلیا اور کینیڈا میں بھی نئے رستے کھلے ہیں۔ اور سوائے ان ممالک کے جو آئرن کرٹین کہلاتے ہیں۔ باقی ممالک میں تبلیغ کے نئے نئے رستے کھل رہے ہیں۔ جاپان والے بھی کہہ رہے ہیں کہ تم اپنا مبلغ بھیجو۔ بلکہ وہ اس بات کے لئے بھی تیار ہیں۔ کہ ان کا ایک پروفیسر یہاں تعلیم حاصل کرے۔ اور اس کا خرچ ہم دیں۔ اور ہمارا ایک آدمی جاپان میں تعلیم حاصل کرے۔ اور اس کا خرچ وہ دیں۔ تاکہ ایکسچینج کے حصول کی کوئی تکلیف نہ ہو۔

غرض تحریک جدید کے کام کو دیکھا جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کام

بہت وسیع ہو چکا ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ پہلے سے پندرہ بیس گنا کام بڑھ گیا ہے۔ اور شہرت کو دیکھا جائے۔ تو موجودہ شہرت پہلے سے سوگنا سے بھی زیادہ ہے۔ پہلے لوگ احمدیت سے واقف نہیں تھے۔ لیکن اب لوگ احمدیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور ان کی طرف سے جو لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ اس میں احمدیت کا ذکر ہوتا ہے۔

میں افسوس سے کہتا ہوں کہ ایک کام میں ہم ابھی تک کامیاب نہیں ہوئے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے مبلغین کی سستی کی وجہ سے ہے۔ لاہور والوں کا اس وقت کوئی مشن نہیں۔ انگلینڈ کا مشن آزاد ہے۔ جرمن میں ایک مشن تھا لیکن وہاں کے مشنری نے استعفیٰ دے دیا ہے امریکہ میں ایک مشن قائم ہوا ہے لیکن مجھے پتہ نہیں کہ آزاد ہے یا نہیں۔ مشن ہمارے ہیں۔ لیکن ہر کتاب کا مصنف جو ان مشنوں کا ذکر کرتا ہے سمجھتا ہے کہ احمدیوں سے مراد ان جماعت کے لوگ ہیں۔ ابھی تک ہم اس کا ازالہ نہیں کر سکے ہمارے مبلغ بعد میں انکے پاس جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک انگلش اور فیلڈ نے ہمارے سارے مشن لاہور والوں کی طرف منسوب

ہمارے مبلغ نے اسے توجہ دلائی۔ تو اس نے کہا مجھے علم نہیں تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے انہیں غلط طور پر ایک اور جماعت کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اگلے ایڈیشن میں میں اس کی اصلاح کر دوں گا۔ لیکن تھپڑ لگ گیا۔ تو بعد میں گلہ ملنے کا کیا فائدہ۔ کوشش تو یہ ہونی چاہیئے۔ کہ تھپڑ لگے ہی نہیں۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے اندر

میل ملاقات کا شوق

پایا جاتا تھا۔ ہمارے مبلغین میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ اب میں نے انہیں جبراً اس طرف لگایا ہے۔ وہ صرف مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ ان کی مثال ایک مکھی کی سی تھی۔ جو اپنے چھتے پر بیٹھی رہتی ہے۔ خواجہ صاحب میں میل ملاقات کرنے۔ سوشل تعلقات قائم کرنے اور دوسرے لوگوں کی خاطر مدارات کرنے کا شوق تھا۔ اور موجودہ شہرت ان کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ انگلستان اب بھی مستشرقین کا سردار ہے۔ دنیا کے دوسرے مستشرق بھی انگلستان کے ذریعہ ہی ترقی کرتے ہیں۔ جرمن کے مشہور مستشرق نولڈکے کا نام بھی انگلستان کے ذریعہ ہی مشہور ہؤا۔ اسی طرح فرانس کے مستشرقین ہیں۔ انہیں بھی جو ترقی نصیب ہوئی۔ انگریزی زبان کے ذریعہ ہوئی۔ اور اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ دنیا کے ایک وسیع حصہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور پھر امریکہ میں بھی انگریزی بولی جاتی ہے۔ اس لئے انگریزی لٹریچر صرف انگریزوں کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ امریکنوں کے ذریعہ بھی باہر جاتا ہے۔ گویا انگریزی زبان کو دوہری طاقت حاصل ہے۔ امریکہ کی قوت اور طاقت اور برطانیہ کی وسیع سلطنت کی امداد اسے حاصل ہے، جو کسی اور زبان کو حاصل نہیں۔ ان مستشرقین سے خواجہ صاحب نے تعلقات پیدا کئے۔ اور ان کے تعلقات اور ان کی کوششوں کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ وہ لوگ احمدیت اور خواجہ صاحب میں فرق نہیں کرتے۔ جیسے پہلے امریکنوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ پاکستان اور انڈیا الگ الگ ممالک ہیں۔ وہ پاکستان انڈیا لکھ دیتے تھے۔ گویا پاکستان انڈیا کا ایک حصہ ہے اسی طرح مستشرقین یہی سمجھتے ہیں کہ خواجہ صاحب اور احمدیت ایک ہی چیز ہیں۔ انہیں الگ الگ نہیں کیا جا سکتا پھر خواجہ صاحب نے بڑی ہمت اور قربانی سے کام کیا ہے۔ انہوں نے متعدد ممالک کا دورہ کیا۔ اب ہمارے مبلغ ان لوگوں سے ملتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں ہم خواجہ صاحب سے ملے تھے۔ تم بھی انہی سے تعلق رکھتے ہو۔ بیشک خواجہ صاحب کو اس کام کے لئے ایک ذریعہ مل گیا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کے لئے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑا اپنے وطن کو چھوڑا۔ اگر تم بھی باہر نکل جاؤ۔ اور خواجہ صاحب جیسا کام کرو۔ تو لوگ تمہاری بھی قدر کرنے لگ جائیں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ تم اپنا مطالعہ وسیع کرو۔

بہرحال

تحریک جدید کی شہرت

پہلے سے سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ اگر ہم اسے بڑھاتے گئے۔ تو آئندہ پانچ چھ سال میں یہ شہرت ہزاروں گنا زیادہ ہو جائے گی۔ اگر جماعت چندوں پر قائم رہے۔ تو یقیناً ہمارے مشن زیادہ ہو جائیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ تحریک جدید کی جو نئی تنظیم کی گئی ہے۔ اس سے کئی بیرونی مشن اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ سوائے انگلینڈ کے کہ وہ سب سے پرانا مشن ہے مگر ابھی تک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔ اس میں ابھی تک بدنظمی پائی جاتی ہے۔ باقی یورپین مشن بھی اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہوئے۔ ضرورت صرف یہ ہے۔ کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ جہاں ان مشنوں میں کام کرنے والوں کا انہماک قابل قدر ہے۔ وہاں یہ بات قابل اعتراض ہے۔ کہ وہ چندہ کی اہمیت کو نومسلموں پر واضح نہیں کرتے۔ اور مالی قربانی پر زور نہیں دیتے۔ وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے چندہ کا نام لیا۔ تو شاید یہ لوگ مرتد ہو جائیں۔ اگر یہی صورت رہی۔ تو قیامت تک بھی یہ مشن اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکیں گے۔ جس نے آنا ہے وہ بہرحال آئے گا۔ اور جو چندہ کی وجہ سے جانا چاہتا ہے۔ اسے جانے دو۔ ہمیں اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ بہرحال یورپ کے مشن ابھی اس قابل نہیں ہوئے کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ حالانکہ اب تک انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جانا چاہیئے تھا۔

غرض تحریک جدید کے ذریعہ ایک زبردست کام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور یہ وہ کام ہے۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کے متعلق قرآن کریم میں ایک پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ آئیگا کہ آپؐ کی قدسی تاثیر دنیا بھر میں اسلام کو پھیلا دیگی۔ اور پرانے مفسرین اس بات پر متفق ہیں۔ کہ یہ مسیح موعودؑ کے وقت میں ہوگا۔ اب اگر بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعودؑ تھے اور تم ان کے ماننے والے ہو۔ تو یہ کام تمہارے ذریعہ ہوگا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی یہ سنت چلی آتی ہے۔ کہ جو قوم اس کے دین کی مدد کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ وہ اس سے مدد کے وعدے کرتا ہے۔ لیکن اس مدد سے پہلے اسے کام کرنا پڑتا ہے۔ قربانی کرنی پڑتی ہے۔ تب خدا تعالےٰ کی مدد اسے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ صرف کام نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ دنیا میں نیکی پھیلے اور یہ کام بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتا۔ دل مال و جان قربان کئے بغیر صاف نہیں ہوتے۔ اگر تم نے انہیں صاف کرنا ہے۔ تو جانی و مالی قربانی کرو۔ اگر تم جان و مال قربان نہیں کرو گے۔ تو تمہارے دل بھی صاف نہیں ہوں گے۔ اور تم مُردہ کے مُردہ خدا تعالےٰ کے پاس جاؤ گے۔ اس صورت میں وہ تمہیں جنت میں کیوں داخل کرے گا۔ یوں تو وہ اپنی ساری مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ لیکن انسان اسے تمہیں زیادہ پیارا ہے۔ کہ اس میں اسے اپنا چہرہ نظر آتا ہے۔ جس طرح ہم کسی کے پانی کی نالی میں چل رہے ہوں، اور اتفاق سے کسی جگہ نیچے نظر پڑے اور پانی میں سے ہمیں اپنی شکل نظر آ جائے۔ تو ہم اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان اگرچہ نہایت حقیر چیز ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کو جب اس سے اپنا چہرہ نظر آتا ہے۔ تو وہ اس کا پیارا اور محبوب ہو جاتا ہے۔ بچپن میں میں نے ایک رؤیا دیکھا۔ یہ غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی بات ہے۔ یا آپ کی وفات کے قریب کی۔ یعنی چار پانچ ماہ کے عرصہ کے اندر کی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان میں رہا کرتے تھے۔ مرزا سلطان احمدؐ صاحب مرحوم کے مکان کی طرف جو گلی جاتی ہے۔ اس کے اوپر جو کمرہ اور صحن ہے۔ اس میں آپ کی رہائش تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اس صحن میں ہوں۔ اور اس کے جنوب مغرب کی طرف حکیم غلام محمدؐ صاحب امرتسری جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مکان میں مطب کیا کرتے تھے۔ کھڑے ہیں ان کو میں سمجھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے تصرف کے ماتحت ایسے ہی جیسے فرشتہ ہوتا ہے۔ میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور وہ کھڑے ہیں۔ میرے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے۔ جسے میں سامعین کو دکھاتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں اور لوگ بھی ہیں۔ مگر نظر نہیں آتے۔ گویا ملائکہ یا اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں۔ جو نظروں سے غائب ہیں۔ میں انہیں وہ آئینہ دکھا کر کہتا ہوں۔ کہ خدا کے نور اور انسان کی نسبت ایسی ہے۔ جیسے آئینہ کی اور انسان کی۔ آئینہ میں انسان اپنی شکل دیکھتا ہے۔ اور اس میں اس کا حسن ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی خوب قدر کرتا ہے۔ اور سنبھال سنبھال کر اور گرد سے بچا کر رکھتا ہے۔ مگر جونہی وہ آئینہ خراب ہو جاتا اور میلا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں اس کی شکل نظر نہیں آتی۔ یا چہرہ خراب نظر آتا ہے۔ تو وہ اسے اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ اور جب میں یہ کہہ رہا ہوں۔ تو رؤیا میں دیکھتا ہوں۔ کہ میرے ہاتھ میں ایک آئینہ ہے۔ اور ان الفاظ کے کہنے کے ساتھ ہی وہ میلا ہو جاتا ہے۔ اور کام کا نہیں رہتا۔ اور میں کہتا ہوں۔ کہ انسان کا دل بھی خدا تعالےٰ کے مقابل پر آئینہ کی طرح ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس میں اپنے حسن کا جلوہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی قدر کرتا ہے۔ مگر جب وہ میلا ہو جاتا ہے۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ کا حسن ظاہر نہیں ہوتا۔ تو وہ اسے اسی طرح اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ جس طرح خراب آئینہ کو اٹھا کر پھینک دیا جاتا ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے میں نے اس آئینے کو جو میرے ہاتھ میں تھا۔ زور سے اٹھا کر پھینک دیا۔ اور وہ چکنا چور ہو گیا۔ اس کے ٹوٹنے سے آواز پیدا ہوئی۔ اور میں نے کہا۔ جس طرح خراب شدہ آئینے کو توڑ دینے سے انسان کے دل میں کوئی درد پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایسے گندے دل کو توڑنے کی اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا" (الفضل ۳ دسمبر ۱۹۳۵ء و ۲ مارچ ۱۹۴۵ء)

درحقیقت انسان کی

پیدائش کی غرض

خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اور یہ چیز بغیر قربانی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ روحانی ترقی حاصل کرنی چاہیئے۔ حالانکہ یہ اگلا قدم ہے۔ پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمیں قربانی کیوں نصیب نہیں۔ جو روحانی ترقی کے لئے ضروری چیز ہے۔ لیکن انسان کہتا ہے۔ یہ ایک بوجھ ہے۔ اور وہ اس طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ لیکن دوسری طرف وہ یہ کہتا ہے۔ مجھے روحانی ترقی نصیب ہو۔ اس کی مثال تو ایسی ہے۔ کہ انسان روٹی نہ کھائے۔ لیکن یہ کہے۔ کہ میری بھوک مٹ جائے۔ پانی نہ پیئے۔ لیکن یہ کہے۔ کہ میری پیاس بجھ جائے۔ لیکن کیا روٹی کھانے کے بغیر بھوک مٹ سکتی ہے۔ اور کیا پانی پینے کے بغیر پیاس بجھ سکتی ہے؟ اسی طرح عقلی۔ جانی۔ وطنی اور مالی قربانی کئے بغیر روحانی ترقی بھی نہیں مل سکتی۔ انسان خدا تعالےٰ کا آئینہ تو ہوتا ہے۔ لیکن جس طرح شیشہ کے کارخانہ میں کوئی آئینہ اچھا بن جاتا ہے۔ اور کوئی آئینہ ردّی بن جاتا ہے۔ اسی طرح

قانونِ قدرت

کے کارخانہ میں کوئی انسان اچھا بن جاتا ہے۔ اور کوئی خراب بن جاتا ہے۔ اگر تم اپنی ذمہ داری کو سمجھ جاؤ۔ تو میں سمجھ لوں گا۔ کہ تم قربانی کو ظلم نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ تمہیں تمہاری نسل اور قوم کو زندہ رکھنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اگر تم قربانی کرنے لگ جاؤ۔ تو تم۔ تمہارا ملک اور تمہاری قوم محفوظ ہو جاتی ہے۔

اس تمہید کے بعد میں

تحریک جدید کے اکیسویں اور گیارھویں سال

کا اعلان کرتا ہوں۔

مجھے اس بات کی خوشی ہوئی ہے۔ کہ تحریک جدید کے پہلے دَور والوں نے ایک حد تک قربانی کی ہے۔ لیکن افسوس کہ دفتر دوم ابھی اس معیار تک نہیں پہنچا۔ اعداد و شمار سے میں ان کی نسبت بیان کرتا ہوں۔

دورِ اول کے بیسویں سال کے کل وعدے دو لاکھ چار ہزار کے تھے۔ ایک وقت میں وہ ۲ لاکھ پچاس ہزار تک بھی پہنچ گئے تھے۔ فرق صرف اس وجہ سے پڑا ہے۔ کہ پہلے ہندوستان اور پاکستان دونوں کا چندہ اس میں شامل تھا۔ لیکن اب ہندوستان کا چندہ الگ ہو گیا ہے۔ ۳۰، ۳۵ ہزار کے قریب وعدے ہندوستان کی جماعتوں کے ہو جاتے ہیں۔

دوسرے کمی اس طرح واقع ہوئی۔ کہ ۱۹ سال ختم ہونے پر میں نے ایسے لوگوں کو جنہوں نے دورِ اول میں اپنے اوپر

غیر معمولی مالی بوجھ

ڈالا تھا۔ اجازت دی تھی۔ کہ وہ اگر اپنے وعدوں کو کم کرنا چاہیں۔ تو کر لیں۔ اس پر بعض لوگوں نے اپنے وعدے کم کر دیئے۔ لیکن اکثر حصہ نے باوجود اجازت کے

وعدوں میں کمی

نہیں کی۔ بلکہ بعض نے حسب سابق اپنے وعدوں میں زیادتی کی تھی۔ بہرحال دفتر اول کے کل وعدے دو لاکھ چار ہزار کے تھے۔

جن میں سے ایک لاکھ چوبیس ہزار کے وعدے وصول ہوئے ہیں۔ باقی ۸۰ ہزار کے وعدے وصول نہیں ہوئے۔ گویا

۶۰ فی صدی

کے قریب چندہ وصول ہوا ہے۔ اور ۴۰ فی صدی کے قریب بقایا ہے۔ لاہور شہر کی وصولی اور بقایا برابر ہیں۔ یعنی ۵۰ فی صدی وعدے وصول ہوئے ہیں۔ اور ۵۰ فی صدی بقایا ہے۔ لاہور کو نکال کر باقی پنجاب نے ۶۵ فی صدی وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ صوبہ سرحد نے بھی ۶۵ فی صدی وعدے ادا کئے ہیں۔ ریاست بہاولپور نے ۳۳ فی صدی وعدے ادا کئے ہیں کراچی شہر نے ۸۰ فی صدی چندہ ادا کیا ہے صوبہ سندھ نے ۶۵ فی صدی ادا کیا ہے بلوچستان نے پچاس فیصدی ادا کیا ہے۔ مشرقی پاکستان نے ۳۳ فی صدی ادا کیا ہے۔ اور بیرون پاکستان نے ۲۴ فی صدی ادا کیا ہے۔ لیکن بیرون پاکستان کے اعداد صحیح نہیں۔ کیونکہ ان کا چندہ جون تک جاتا ہے۔ اس لئے سات ماہ گذرنے کے بعد جو رقم وصول ہوگی۔ وہ موجودہ رقم کے مقابلہ میں دکھائی جائے گی نتیجہ یہ ہے کہ کراچی شہر وعدوں کی ادائیگی کے لحاظ سے باقی سب شہروں اور صوبوں سے بڑھ گیا ہے۔ اور اس کے بعد دوسرے نمبر پہ صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ۔ صوبہ سرحد ہیں تیسرے نمبر پہ لاہور شہر اور بلوچستان کا صوبہ ہے۔ اور چوتھے نمبر پہ ریاست بہاولپور اور مشرقی پاکستان ہیں۔ لاہور شہر کی جماعت کی حالت اس وجہ سے کہ تعلیم زیادہ ہے قابل افسوس ہے۔ پچھلے سال تو فسادات ہوئے تھے۔ اس لئے وصولی میں کمی کے متعلق یہ خیال کر لیا گیا تھا۔ کہ وہ ان فسادات کی وجہ سے ہے۔ لیکن اس دفعہ تو فسادات بھی نہیں تھے۔ اگر جماعت کے دوست کوشش کرتے تو یہ کمی پوری ہو سکتی تھی۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ دو لاکھ چار ہزار کے وعدوں میں سے

۸۰ ہزار کے وعدے

وصول نہ ہوں۔ تو بجٹ میں کس قدر کمی واقع ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہے۔ کہ ابھی سال تو ان مہینہ جا رہا ہے۔ اس کے ختم ہونے پر ایک پیسہ بھی تحریک جدید کے پاس نہیں ہوگا۔ اور یہ کتنی خطرناک بات ہے۔ اصول تو یہ بنایا گیا تھا۔ کہ دسویں سال کے وعدے سارے کے سارے ریزرو فنڈ میں جائیں۔ تا دس لاکھ کا قرضہ جو تحریک جدید کے ذمہ ہے۔ اتر جائے۔ لیکن ہوا یہ ہے۔ کہ دسویں سال کا چندہ جو وصول ہوا۔ وہ بھی خرچ کر لیا گیا ہے۔ اور اس کے خرچ کر لینے کے بعد یہ حالت ہے۔ کہ اگر ۸۰ ہزار کے بقایے وصول ہو جائیں۔ تو تب بہ مشکل تین ماہ کا خرچ چل سکے گا۔ لیکن ابھی باقی پانچ ماہ ہیں۔ دسویں سال کے وعدوں کی حالت یہ ہے۔ کہ لاہور شہر کی وصولی ۴۰ فی صدی ہے پنجاب کی وصولی بھی قریباً اتنی ہے۔ بلکہ اس سے بھی کم ہے صوبہ سرحد کی وصولی بھی قریباً اتنی ہی ہے۔ ریاست بہاولپور کی وصولی چالیس فی صد سے بھی کم ہے کراچی شہر کی وصولی قریباً ۵۵ فی صدی ہے صوبہ سندھ کی وصولی ۶۵ فی صدی ہے۔ بلوچستان کی وصولی اور بھی گر گئی ہے۔ یعنی کل ۳۰ فی صدی وعدے وصول ہوئے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی وصولی بھی قریباً ۳۰ فی صدی ہے۔ اور بیرون پاکستان کی وصولی اس میں بالکل ہی کم ہے۔ یعنی قریباً دس فی صدی وعدے وصول ہوئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ

بیرون پاکستان

کے وعدوں کے پورا ہونے میں ابھی کافی وقت باقی ہے۔ اور پھر یہاں پہنچنے میں بھی کچھ وقت لگ جاتا ہے۔ غرض دفتر دوم کے کل وعدے ۱,۹۲,۳۴۶ کے تھے اور وصولی ۱۱۶,۰۸۸ کی ہوئی ہے۔ اگر دونوں دفتروں کے وعدے سو فی صدی وصول ہو جائیں۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ۷۰ ہزار روپے کی رقم ریزرو فنڈ کے لئے بچ جائے گی۔ بشرطیکہ دونوں کے وعدے سو فیصدی وصول کر لئے جائیں۔ اور دونوں کو خرچ کر لیا جائے۔ حالانکہ دفتر دوم کے متعلق یہ خیال تھا۔ کہ یہ سارے کا سارا ریزرو فنڈ میں جائے۔ اگر پہلے قرضے اتر جائیں۔ تو نئے سرے سے قرض لیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر پہلے قرضے ہی باقی ہوں۔ تو نیا قرض نہیں لیا جا سکتا۔

پس میں نے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ جماعت سستی دور کرے۔ یہ نہ کرے کہ چپ کر کے بیٹھ جائے بلکہ بقائے وصول کرنے کی پوری کوشش کرے۔ کراچی کو میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور جماعت نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ بقائے بھی وصول کرے گی۔ اور اب بھی کوشش کر رہی ہے چنانچہ انہوں نے اگلے سال کے بھی گیارہ ہزار روپے وصول کر لئے ہیں۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بڑھ چڑھ کر وعدے کریں۔ اور پھر ان کی وصولی کی طرف بھی توجہ کریں۔ بالخصوص میں

خدام کو

اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ نئی پارٹی جو آئی ہے۔ وہ سست ہے اول تو نوجوان وعدے کم کرتے ہیں۔ اور پھر وصولی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ نوجوانوں کو زیادہ چست ہونا چاہیئے تھا۔ نوجوانوں پر فیہ مردگی نہیں ہوتی۔ اور نہ ان پر خاندان کا بوجھ ہوتا ہے۔ انہیں دلیری سے وعدے کرنے چاہئیں۔ اور پھر انہیں پورا بھی دلیری سے کرنا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو سستی واقع ہو رہی ہے۔ وہ اس وجہ سے ہے کہ نوجوانوں میں بعض نقائص پائے جاتے ہیں مثلاً سینما دیکھنا ہے۔ سگرٹ نوشی ہے اور چونکہ ان عادتوں پر خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ان تحریکوں میں بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ اسلئے خدام کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور انہیں چاہیئے کہ وہ اس بوجھ کو اٹھانے کی پوری کوشش کریں۔ اول تو وہ چندہ ۹۲,۰۰۰ کی بجائے اڑھائی لاکھ تک پہنچائیں۔ اور پھر وصولی سو فی صدی نہیں۔ بلکہ اس سے زیادہ کریں پہلے دور میں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں کہ مثلاً وعدہ دو لاکھ کا تھا۔ تو وصولی سوا دو لاکھ ہوئی۔ جب تک وہ اس طرح کو پیدا نہیں کرتے۔ اور جب تک اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے خالی نام کا کچھ فائدہ نہیں۔ دنیا میں وہ پہلے ہی بدنام ہیں۔ انہیں

تسبیح و تحمید

کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ لیکن مخالفین کہتے ہیں کہ یہ ایک سیاسی جماعت ہے گویا ایک طرف ان کے متعلق یہ جھوٹ بولا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف انہیں خدا تعالیٰ بھی نہ ملے۔ تو اس سے زیادہ بدبختی اور کیا ہوگی۔ پس میں خدام کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ نیا دور خدام کا ہے اس میں زیادہ تر حصہ لینے والے انہی میں سے ہیں۔ اس لئے ان پر فرض ہے کہ وہ اپنا چندہ بڑھائیں۔ اور کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔ دوسری طرف یہ کوشش کریں۔ کہ وصولی سو فی صدی سے زیادہ ہو۔ تا قرضے اتر کر ریزرو فنڈ قائم کیا جا سکے۔ ہم نے اپنا کام وسیع کرنا ہے۔ پہلے تو ہم بیج بکھیر رہے تھے۔ اور کامیابی اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ ہم بے انتہا لٹریچر پیدا کریں۔ ایک ایک مبلغ کے ساتھ دس دس ہزار کا لٹریچر ہو۔ اب تو یہ حالت ہے۔ کہ ہم نے مورچوں پر سپاہی بٹھا رکھے ہیں۔ انہیں رائفلیں بھی دی ہیں۔ لیکن گولہ بارود مہیا نہیں کیا۔ اور گولہ بارود کے بغیر رائفل ایک ڈنڈا ہی ہے۔ میری اس مثال پہ احراری کہہ دیں گے کہ دیکھ لیا۔ احمدی مبلغین کو رائفلیں دی جاتی ہیں۔ گویا علم معانی اور علم بیان میں جو ادب کی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔ ان سے بھی ہمیں محروم رکھا جاتا ہے اگر وہ کہیں کہ فلاں شیر ہے۔ تو کوئی نہیں کہتا۔ اس نے پنجہ دکھایا۔ لیکن اگر ہم کہہ دیں۔ کہ فلاں شیر ہے۔ تو کہتے ہیں۔ اس کے پنجے کہاں ہیں۔ گویا ہمیں زبان کے تمام حقوق سے محروم رکھا جاتا ہو۔ لیکن ہماری زبان میں جو محاورے ہیں وہ ہمیں استعمال کرنے ہی پڑتے ہیں۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ غالب کہتا ہے۔ سے "بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر" یعنی بادہ و ساغر سے ظاہری تعلق ہو نہ ہو۔ شاعری اس کے بغیر ٹھیک نہیں ہوتی۔ بہرحال اگر ہم نے تبلیغ کو وسیع کرنا ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم

مبلغین کو ضروری سامان

مہیا کر کے دیں۔ سپاہی خندق پر بیٹھا ہو۔ رائفل بھی پاس ہو لیکن گولہ بارود نہ ہو۔ تو وہ کیا کرے گا۔ وہ زیادہ سے زیادہ رائفل سے ڈنڈے کا کام لے سکتا ہے۔ تجربہ کیا گیا ہے کہ جب بڑے پیمانہ پر جنگ ہو تو دو سو راؤنڈ فی سپاہی کا اندازہ ہو۔ تو کام چل سکتا ہے۔ ورنہ نہیں مثلاً دو لاکھ سپاہی ہوں تو دو کروڑ راؤنڈ ہو۔ تو موجودہ زمانہ کی کامیاب لڑائی لڑی جا سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ دو دو سو راؤنڈ ہر سپاہی چلائے۔ سپاہی تو ایک ایک منٹ میں اتنے راؤنڈ چلا لیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ فوج میں لڑنے والا حصہ فوج کا پینتیسویں فی صدی ہوتا ہے۔ فوج میں نائی بھی ہوتے ہیں۔ دھوبی بھی ہوتے ہیں ڈاکٹر بھی ہوتے ہیں۔ باورچی بھی ہوتے ہیں موٹر چلانے والے بھی ہوتے ہیں مغربی اقوام میں یہ لوگ ساری فوج کا ۶۶ فی صدی حصہ ہوتے ہیں۔ لیکن روس میں یہ لوگ ۶۶ فی صدی حصہ نہیں ہوتے بلکہ ۵۴ فی صدی ہوتے ہیں۔ ۴۶ فی صدی لڑنے والے ہوتے ہیں لیکن مغربی اقوام کہتی ہیں یہ غلط ہے لڑنے والے کو جب تک نہ دیا جائے یہ لڑ نہیں سکتا۔ پس پچھتیس فیصدی حصہ فوج کا لڑنے والوں کی خدمت میں وقف ہونا چاہیئے۔ پھر باقی چونتیس فیصدی بھی ایک ہی وقت میں لڑائی میں شامل نہیں ہوتا۔ آخر کچھ وقت

مکمل آرام

آرام بھی کرنا ہوتا ہے۔ اسلئے ۷ ہزار لڑ سکیں گے اور ۷ ہزار آرام کریں گے۔ پھر ۷ ہزار بھی سارا وقت نہیں لڑ سکتا۔ بعض لڑ رہے ہونگے۔ اور بعض لائن آف کمیونی کیشن کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ گویا ایک وقت میں ایک لاکھ فوج میں سے چودہ ہزار سے زیادہ سپاہی لڑائی نہیں کرتے۔ گویا اگر دو کروڑ گولیاں ہوں تو چودہ ہزار لڑنے والوں میں سے ہر ایک کو قریباً قریباً گیارہ سو گولی حصہ آئیگی۔ پھر رائفل والے کم گولی چلائیں گے۔ اور برین والے زیادہ چلائیں گے۔ برین کا استعمال اب بڑھ گیا ہے۔ امریکہ میں ہر چوتھا آدمی برین سے مسلح ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں برین والوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ غرض سامان کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اپنے سپاہیوں کو سامان مہیا نہیں کرتے۔ کیونکہ اس کا زیادہ تر انحصار چندہ پر ہے اور جماعت اس قدر روپیہ مہیا نہیں کر سکتی اسلئے ابھی ہمیں یہی ضرورت ہے کہ ہم ہر جگہ

اسلام کی آواز

پہنچا دیں۔ اگر ہم سامان جمع کرتے رہتے۔ تو لوگ زیادہ دیر تک اسلام کی آواز سے محروم رہتے۔ اب ہم لٹریچر پہنچائیں گے تو مبلغین زیادہ کام کر سکیں گے۔ اور یہ صحیح طریق بھی ہے۔ اگر ہمارا کام رک جائے تو یہ بات خطرناک ہوگی اب ضرورت ہے کہ ہم کثرت سے لٹریچر شائع کریں اور اسے دنیا میں پھیلائیں اور ہم لٹریچر زیادہ تعداد میں اس وقت تک شائع نہیں کر سکتے جب تک کہ ہمارے پاس ماہر مصنفین نہ ہوں۔ اور پھر اعلیٰ زبان دان مترجم نہ ہوں۔ اور جرمن۔ فرانسیسی۔ انگریزی۔ اٹالین سپینش۔ جاپانی۔ چینی اور دوسری زبانوں کے جاننے والے موجود نہ ہوں۔ اور اسکے لئے ہمیں نیا عملہ تیار کرنا پڑے گا۔ جو ان زبانوں کا ماہر ہو۔ اور اس پر کافی روپیہ اور وقت لگے گا پھر مصنفین کیلئے ہر قسم کے علوم کی کتب کی ضرورت ہوگی جن سے وہ اپنی کتب میں مدد لیں۔ اس کے لئے میں کئی سال سے لائبریری میں کتابیں مہیا کر رہا ہوں۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی عادت کی ہوئی ہے کہ انہیں جو اچھی کتاب ملے۔ اسکے متعلق ہمیں تحریر کریں۔ کہ ہم اسے لائبریری کے لئے خرید لیں یہ

لائن آف ایکشن

ہے جو میں نے قائم کی ہے پہلے مبلغ جائیں گے اور وہ ایک اثر قائم کر دیں گے پھر لٹریچر کی باری آئے گی۔ اور اس لٹریچر کے تیار کرنے کیلئے دو طرح کے آدمی درکار ہیں۔ اول وہ جو لکھنا جانتے ہوں۔ دوسرے وہ جو مختلف زبانیں جانتے ہوں تا کہ ان میں کتب کا ترجمہ کریں۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ ہر زبان جاننے والا اچھا لکھ بھی سکتا ہو پھر ان کے لئے اسلام اور غیر مذاہب کی کتب کی ضرورت ہوگی۔ جن کا کئی سال سے ذخیرہ جمع کیا جا رہا ہے۔ یہ لائن آف ایکشن تھی جو میرے ذہن میں تھی۔ پہلا دور ختم ہو گیا ہے۔ دوسرا دور شروع ہے اگر اس وقت تم ہمت نہیں کرو گے۔ تو پہلا کام بھی بے کار جائیگا اور اگر ہمت کرو گے۔ تو مبلغ مسلح ہو کر باہر جائیں گے۔ ان کے ساتھ قرآنی تفسیر کے ذخائر ہوں گے۔ جن سے قلوب کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ قرآنی گولہ

اراضی ربوہ کی خرید کے لئے سہولتوں کا اعلان

مرکز سلسلہ میں مکانات بنانے کے خواہشمند دوست توجہ فرمائیں

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بکثرت یہ الہام ہوا۔ وسع مکانک۔ وسع مکانک۔ وسع مکانک یعنی اپنے مکانوں کو بڑھاؤ۔ اور انہیں ترقی دو۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ہی نہیں بلکہ اس الہام میں جماعت بھی مخاطب تھی۔ اور اسے بتایا گیا تھا کہ یاد رکھو اگر تم دشمنوں کے حملوں اور ان کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ تو اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ مرکز سلسلہ میں مکانات بناتے چلے جاؤ۔ یہ وسع مکانک کا متواتر الہام درحقیقت آئندہ زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی تھی۔ اور اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ جب کبھی احمدیوں کو مشکل پیش آئیگی۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس التجا کے ساتھ جھکیں گے۔ کہ الٰہی ہم کیا کریں۔ تو ہماری طرف سے انہیں کہا جائے گا کہ وسع مکانک اپنے مکانوں کو وسیع کر لو۔ اور زیادہ مرکز کو مضبوط کر لو۔ اس پیشگوئی کو پورا کرنا اب آپ لوگوں کا کام ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۶۶)

جو دوست ابھی تک مرکز سلسلہ میں مکان تعمیر کرنے کی غرض سے زمین نہیں خرید سکے۔ ان کیلئے دفتر نے آئندہ حسب ذیل سہولتیں کر دی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔

(۱) محلہ دار الفضل (ط) اور محلہ دار الیمن (الف) میں آئندہ زمین اقساط پر مل سکے گی۔ کل قیمت ۲۵ ماہوار اقساط میں واجب الادا ہو گی۔ محلہ دار الفضل میں قیمت ایک ہزار روپیہ کنال اور محلہ دار الیمن میں ۷۵۰/- روپے کنال ہے۔ اس میں بھی ۲½ فیصدی Rebate دیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔ لیکن جو دوست نقد یکمشت ادا کر دیں گے انہیں ۲۵% Rebate دیا جائے گا۔

(۲) باقی محلوں کی کل قیمت ایک سال میں ماہوار اقساط میں ادا کی جا سکتی ہے۔ نقد یکمشت ادا کرنے والے دوست کو ۲½ فی صدی رعایت دی جائے گی۔ زمین کی قیمت محلہ دار الصدر۔ محلہ دار الرحمت ضمیمہ میں پندرہ صد روپیہ کنال اور محلہ دار النصر (ج)، اور محلہ باب الابواب (ب) میں ۷۵۰/- روپے فی کنال ہے۔

(۳) دوستوں کو اختیار ہو گا۔ کہ سودا کرنے سے قبل قطعہ دیکھ کر پسند کر لیں۔ لیکن ریزرویشن کیلئے ضروری ہو گا۔ کہ کم از کم دس فی صدی قیمت کا پیشگی دیں۔

(۴) مقررہ اقساط ادا نہ کرنے کی صورت میں ۲۵% ادا شدہ روپیہ کا ضبط کر کے باقی واپس کر دیا جائیگا اور زمین ضبط کر لی جائیگی۔

(۵) کونے والے قطعات کی قیمت ۲۵ فیصدی زائد لی جائے گی۔

نوٹ:۔ محلہ دار الفضل میں رقبہ فی پلاٹ چار کنال ہے۔ اور باقی محلہ جات میں دس مرلہ یا کنال کے پلاٹ ہیں۔

(خاکسار:۔ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر اشتہارات)

اولادِ نرینہ - ابتدائے حمل میں اسکے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے • دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴/۱۱/۵۷ بعد نماز مغرب مکرم سید بہاول شاہ صاحب نے حلقہ مسجد دارالذکر ... باغ لاہور (جودھامل بلڈنگ) میں عزیزہ مبارکہ تہمینہ بیگ صاحبہ بنت مکرم مرزا احمد سعید بیگ صاحب لاہور کا نکاح میرے لڑکے عزیزم شیخ بشیر احمد صاحب کے ساتھ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پڑھایا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ ۳۰/۱۱/۵۷

خاکسار شیخ محمد الدین پنشنر مختار عام صدر انجمن احمدیہ

اکسیر حافظہ

دماغ و حافظہ کو قوی کرتی ہے۔ مفرح قلب ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتی ہے حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے۔ جملہ دماغی کام کرنے والوں۔ خصوصاً امتحانوں کی تیاری کرنے والے طالب علموں کے لئے بے بدل کثیر المنافع بیش قیمت عجیب الاثر دوا ہے۔ قیمت بوتل (دوا دو ہفتہ) ۱/۸/- روپیہ

علاوہ محصولڈاک

ڈاکٹر محمد نور الٰہی چنیوٹ

اردو انگریزی کی چھپائی میں خاص

رعایت

ایک ہزار اشتہار بمعہ کاغذ صرف تین روپے میں

علاوہ ازیں۔ کیش میمو۔ رسید بک۔ لیٹر فارم وغیرہ ہر چیز کی چھپائی رعایتی نرخوں پر کی جاتی ہے۔

جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔

نور پرنٹنگ ایجنسی کارپوریشن سٹال کے چوک نسبت روڈ لاہور

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات معہ جوابات

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

اردو انگریزی میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

جلسہ سالانہ پر الفضل کا خاص نمبر

اہل قلم اور مشتہرین اصحاب سے گذارش

خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اس موقعہ پر قارئین کی خدمت میں الفضل کا ایک خاص نمبر پیش کیا جائے گا۔ اس کی خصوصیات یہ ہوں گی۔ سرورق عمدہ۔ رنگین طباعت جس پر متعدد فوٹو بلاک ہوں گے۔

اہل قلم اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس خاص نمبر کے لئے مضامین ارسال فرمائیں۔ زیادہ سے زیادہ ۱۵ دسمبر تک مضامین بنام ایڈیٹر پہنچ جانے چاہئیں۔

مشتہرین کے لئے یہ ایک نادر موقعہ ہے۔ ابھی سے اپنے اشتہار کے لئے جگہ معین کرا لیں الفضل ایک ایسا اخبار ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پڑھا جاتا ہے۔ آپ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(مینیجر الفضل)

سبزی کاشت کرنیوالوں کے لئے نادر موقعہ

ہمیں ربوہ کے نزدیک پختہ سڑک پر ٹیوب ویلز کے رقبہ پر نہایت زرخیز زمین کیلئے ایسے ارائیں مزارعین درکار ہیں۔ جو صرف سبزی کی کاشت کی خواہش رکھتے ہوں محنتی تجربہ کار اور اپنے مویشی ہل وغیرہ رکھنے والے مزارعین کو ترجیح دی جائیگی۔ ایم این سنڈیکیٹ ربوہ ضلع جھنگ

مریضوں کی صحت

مریضوں کی خدمت کے لئے نہایت تجربہ کار اور ماہر ڈاکٹروں پر مشتمل ایک طبی بورڈ قائم کیا گیا ہے ہر مریض اپنی مرض کے حالات اسی طبی بورڈ کو تحریر کر کے طبی مشورہ مفت حاصل کر سکتا ہے پیچیدہ اور کہنہ امراض کے بیسیوں مریض روزانہ اس طبی بورڈ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کے لئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے۔

باب صحت (طبی بورڈ) قریشی منزل بیڈن روڈ لاہور

ہر قسم کی کھیلوں کے لئے بہترین بوٹ مثلاً کرکٹ بوٹ، رننگ شوز، فٹ بال بوٹ

ملنے کا پتہ

شیخ مہر دین سپورٹس بوٹس مینوفیکچرز چوک علامہ اقبال سیالکوٹ شہر

پیرامونٹ حسن افزاء مصنوعات استعمال کر کے قومی صنعت کو فروغ دیں

جدید سائنٹیفک طریقہ پر تیار شدہ

سر دماغ اور بالوں کی حفاظت کیلئے

پیرامونٹ ہیئر آئل خوشبودار

بھٹی کا تیار شدہ

بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ اور گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۷ اونس ۱/۸/- روپیہ

چہرے کی خوبصورتی اور جلد کی حفاظت کیلئے

پیرامونٹ سنو

فیس کریم

حسن کو نکھارتی اور جلد کو ملائم رکھتی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال چہرے کے داغ دھبے صاف کرتا ہے قیمت فی شیشی دو اونس ۱۲ آنے۔

پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

بکنگ ایجنٹوں اور مال سپلائی کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے۔

فاؤنٹین پن مرمت کی قدیمی دوکان

قائم شدہ ۱۸۹۷ء

ہمارے ہاں ہر قسم کے فاؤنٹین پن کی بہترین مرمت واجبی نرخوں پر کی جاتی ہے۔ قیمتی قلموں کے نایاب پرزہ جات بھی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ہر قسم کے نئے فونٹین پن خریدتے اور مرمت کرواتے وقت۔ فاؤنٹین پن ورکشاپ نزد مسجد نیلا گنبد لاہور کو یاد رکھیں۔

حب رحمت اٹھرا کی اکسیر گولیاں۔ جن کے بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہوں ان کے لئے یہ گولیاں رحمت ہیں قیمت مکمل کورس گیارہ روپے معہ محصولڈاک ملنے کا پتہ حکیم عبید اللہ انجھا ربوہ ضلع جھنگ

موتی سُرمہ

خارش۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ پربال۔ دھند غبار۔ پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عه)

نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ منشن مال روڈ لاہور